رجسٹرڈ ایڈیشن نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

الفضل یہدی اللہ لنور من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۱۲ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عہ ۱۸

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

جلد ۲۴	مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۰۷

Digitized by Khilafat Library

جماعت احمدیہ قادیان کا شاندار یوم التبلیغ

قادیان یکم نومبر آج یوم التبلیغ کے موقعہ پر مقامی جماعت احمدیہ نے غیر احمدیوں میں شاندار طریقہ سے تبلیغ احمدیت کی انتظام کی صورت یہ تھی۔ کہ تمام دفاتر اور مرکزی سکولوں میں رخصت کی گئی۔ اور کاروباری دوستوں نے اپنے کاروبار بند کر کے صبح سے شام تک تبلیغ کی۔ تمام محلہ جات کے سکرٹریان تبلیغ کو قبل از وقت مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ تاکہ آبادی کے لحاظ سے وہاں مبلغین بھیجے جا سکیں۔ صبح سویرے تمام محلہ جات کے دوست اپنی اپنی مسجد میں جمع ہوئے اور بعد دعا وفود کی صورت میں جن پر ایک ایک امیر مقرر تھا۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان "آسمانی آواز" یعنی "آنے والے عذابوں کے متعلق انذار" شائع ہوا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۳ ۔ کالم اول)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ولایت تامہ کے لئے ظہور خوارق شرط ہے

"اس عاجز کے نزدیک ولایت تامہ کا ثبوت کے لئے ظہور خوارق شرط ہے۔ ولایت کی حقیقت قرب اور معرفت الٰہی ہے۔ سو جو شخص صرف منقولی یا معقولی طور پر خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور وہ کشوف عالیہ اور زوال حجب اس کو نصیب نہیں ہوا۔ جس سے ایمان اس کا تقلید سے تحقیق کے ساتھ مبدل ہو جاتا۔ تو کیونکر کہا جائے۔ کہ اس کو ولایت تامہ نصیب ہو گئی ہے۔ بعض بزرگوں نے جیسے حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ یقین کے لئے معجزات نبویہ کافی ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ کافی نہیں۔ کیونکہ وہ معجزات اب اس شخص کے حق میں کہ جو صدہا سال بعد میں پیدا ہوا ہے۔ منقولات کا حکم رکھتے ہیں۔ اور دید اور شنید میں جس قدر فرق ہے ظاہر ہے۔ علماء محدثین سے زیادہ اور کون معجزات سے واقف ہوگا۔ مگر وہ معجزات کہ جن کی رویت سے ہزارہا صحابہ یقین کامل تک پہنچ گئے تھے۔ اب ان کے ذریعہ سے علماء ظاہر کو اس قدر اثر بھی نصیب نہیں ہوا۔ کہ اور نہیں۔ تو ان معجزات کی ہیبت سے اخراج نفسانیت ہی ہو . . . . اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ کہ سماوی نشانوں کو ازدیاد ایمان میں دخل عظیم ہے اور خود ولایت تامہ کی حقیقت جبکہ قرب تام ہے۔ تو پھر ظاہر ہے کہ قرب اور مشاہدہ عجائبات لازم و ملزوم ہے۔ جو شخص ہمارے مکان پر آتا ہے۔ ضرور ہے۔ کہ مکان کی وضع اور اس کی کیفیت و کمیت سے اطلاع پیدا کرے۔ لیکن اگر بعد از وصول بھی ایسا ہے جو قبل از وصول تھا۔ تو گویا اس نے مکان کو دیکھا ہی نہیں۔ انبیاء کے یقین کو بھی خدا نے نشانوں سے ہی بڑھایا ہے اور قرآن شریف میں

(باقی دیکھو صفحہ ۲ ۔ کالم اول)

معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین ماہ میں ہندوستان کا دورہ کریں گے اور حیدرآباد دکن۔ سندھ۔ پنجاب۔ گجرات۔ بہار۔ بنگال اور مدراس جائیں گے۔

مصر کے بالائی علاقہ میں فرقہ وار نزاع

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) عیسائی مشنریوں کے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مکروہ پراپیگنڈا کے نتیجہ میں مصر کے بعض علاقوں میں فرقہ وار فسادات رونما ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اور بعض گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں

شام میں کس قسم کی حکومت قائم ہوگی

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) شام کے جمہوریت پرستوں اور ملوکیت پسندوں کے درمیان شام کی آئندہ طرز حکومت کے متعلق شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے ملوکیت پسند چاہتے ہیں کہ والیٔ عراق شاہ غازی کے چچا امیر عبداللہ فرمانروائے شرق اردن کو شام کا بادشاہ مقرر کیا جائے۔ اور ان کے بھائی امیر زید کو ان کی جگہ شرق اردن کا حکمران مقرر کیا جائے۔ جمہوریت پسند طبقہ اس تجویز کے سخت مخالف ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں ان خدمات کو جو جمہوریت پسندوں نے شام کے انتداب کے زمانہ میں ملک کے لئے کیں نظر انداز کیا جا رہا ہے وہ انتہائی جدوجہد کے بعد ملک کو آزاد کرانے میں کامیاب ہوئے۔ جہد آزادی کے اس زمانہ میں شام کے عرب قائد عبدالرحمن شاہبندر کو اس وقت کی فرانسیسی حکومت نے سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ لیکن وہ سرحدات میں سے گزر کر قاہرہ چلے گئے تھے۔ جمہوریت پسندوں کا مطالبہ ہے کہ اس عرب قائد کو جس نے شام کے لئے اپنے آپ کو ہر قربانی کے لئے پیش کر دیا شام کی جمہوریت کا پریذیڈنٹ بنایا جائے۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ملک کی آئندہ طرز حکومت کے متعلق ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق کے مقابلہ میں "امیر غیر مبایعین" کا رویہ

Digitized by Khilafat Library

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں جہاں اور بے شمار دلائل دنیا کے سامنے پیش کئے۔ وہاں ایک دلیل آپ نے یہ بھی پیش فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" یعنی جب تک ہم نبی نہ بھیج لیں اس وقت تک عذاب نازل نہیں کیا کرتے۔ گویا خدا تعالےٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ جب تک کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ ہو جائے۔ اس وقت تک دنیا میں عالمگیر عذاب نازل نہیں ہوتا اس الٰہی قانون کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے جب ہم موجودہ زمانہ پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مختلف قسم کے عذابوں میں گرفتار ہے۔ پس قرآنی اصل کے ماتحت ضروری ہے کہ کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پھر کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو اب ہجری صدی کا بھی چوبیسواں سال ہے۔ بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا۔ جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے جو خدا تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم ان پر اتمام حجت کے لئے ایک رسول نہ بھیج دیں اب تم خود سوچ کر دیکھ لو۔ کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو۔ تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو۔ جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے صریح خلاف مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں

"اگر یہاں مراد عذاب دنیوی لیا جائے تو بھی مفہوم یہی ہوگا کہ دنیا کی قوموں پر جو ہم بعض وقت ان کے سخت ظلموں کی وجہ سے عذاب دنیوی بھیجتے ہیں تو وہ بھی انہیں اعمال کی جزا سزا کے قانون سے واقف کرنے کے بعد بھیجتے ہیں اور یہ خبر بذریعہ انبیاء علیہم السلام جو کل قوموں کی طرف مبعوث ہو چکے ہم نے ان کو پہنچا دی ہے۔ دنیا کی جاہل سے جاہل قومیں اعمال کی جزا و سزا کا علم و احساس رکھتی ہیں کیونکہ سب میں رسول مبعوث ہو چکے ہیں۔

لیکن جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے وہ غلطی کرتے ہیں۔ ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے"

(بیان القرآن صفحہ ۱۱۱۷)

مذکورۃ الصدر اقتباس میں مولوی محمد علی صاحب تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ "دنیا میں کبھی کوئی غیر معمولی عذاب نہیں آتا جب تک کہ اللہ تعالےٰ اتمام حجت کے لئے نبی نہ بھیج دے" وہ نعوذ باللہ غلطی کرتا ہے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی صداقت کا نشان ہی اسی آیت کو ٹھہراتے اور فرماتے ہیں۔

سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں" احباب اس انداز لگا سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات کو پس پشت ڈال چکے ہیں

خاکسار۔ محمد صدیق مولوی فاضل
جامعہ از امرتسر

ٹریڈ مارک

تجارتی نام انجمن یا لیبل وغیرہ کی رجسٹری

اپنی فرم کا نام۔ ٹریڈ مارک لیبل۔ انجمن کا نام اور دیگر تجارتی اشیاء وغیرہ کی رجسٹری کرانے کے لئے پتہ ذیل پر تشریف لائیں۔ یا خط و کتابت کریں۔ اور اپنے ٹریڈ مارکوں۔ تجارتی ناموں لیبلوں وغیرہ نقالوں کے دستبرد سے بچائیں پہلے نام کی رجسٹری کے لئے مبلغ پانچ روپے اور اس کے بعد ہر دو نام کے لئے دو روپے (مزید رعایت ہر سال جنوری سے ۳۱ دسمبر تک تعمیل کی جائے)

سکرٹری دی ناردرن انڈیا چیمبر آف کامرس
کامرس ہاؤس ۱۱ الارنس روڈ لاہور

دہلی ہاؤس قادیان

نئے سائیکل۔ بجلی کے پنکھوں۔ ہر قسم کی مرمت کے لئے
قادیان میں سب سے پہلی اور مشہور فرم ہے

محمد اسمٰعیل صدیقی پروپرائٹر

بعدالت جناب خان صاحب محمد اسلم خان صاحب

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مردان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ ۱۹۹/۱ جوڈیشل مال

مسماۃ شہزادگی بیوہ سلطان محمد قوم افغان سکنہ زروبی تحصیل صوابی ضلع پشاور بذریعہ شاہ حسین مختار عام

بنام

جلال و بہادر پسران رحمت اللہ قوم افغان سکنہ زروبی تحصیل صوابی حال گورے گاؤں بسم اللہ ہوٹل ڈاک خانہ ملاؤ بمبئی

دعوے دلاپانے مبلغ لعہ بابت زر پیداوار

بمقدمہ مندرجہ الصدر حاضری مدعا علیہم جلال و بہادر پسران رحمت اللہ سکنائے زروبی عدالت ہذا میں ضروری ہے۔ مگر سمنات کے اجرا سے واضح ہوا کہ مدعا علیہم مذکورہ بمبئی میں سکونت پذیر ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا ہر دو مدعا علیہم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۲۸ ۱۱/۳۶ کو اصالتاً یا بذریعہ مختار خود عدالت ہذا میں حاضر آکر پیروی مقدمہ ہذا کریں بصورت دیگر ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۸ ۱۰/۳۶ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مردان ضلع پشاور (مہر عدالت)

بعدالت جناب خان صاحب محمد اسلم خان صاحب

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مردان ضلع پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ ۲۰۰/۱ جوڈیشل مال

مسماۃ شہزادگی بیوہ سلطان محمد قوم افغان بذریعہ شاہ حسین مختار عام سکنہ زروبی تحصیل صوابی ضلع پشاور مدعیہ

بنام

جلال و بہادر پسران رحمت اللہ و مسماۃ رحیمہ بیوہ زرو اللہ سکنائے زروبی تحصیل صوابی ضلع پشاور حال گورے گاؤں بسم اللہ ہوٹل ڈاکخانہ ملاؤ شہر بمبئی

دعوے دلاپانے مبلغ لعہ بابت پیداوار اراضی

اندریں مقدمہ حاضری مدعا علیہم مذکورہ بالا عدالت ہذا میں ضروری ہے۔ مگر سمنات کے اجرا پر معلوم ہوا۔ کہ ہر سہ مدعا علیہان شہر بمبئی میں سکونت پذیر ہیں۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا ہر سہ مدعا علیہم کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۲۸ ۱۱/۳۶ کو اصالتاً یا بذریعہ مختار خود عدالت ہذا میں آکر پیروی مقدمہ ہذا کی کریں۔ بصورت دیگر ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۸ ۱۰/۳۶ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مردان (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز ضروری اوصاف حمیدہ سے متصف۔ انکی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہوگئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان

گداگری اور مسلمان

برادران اسلام! اچھے بھلے تندرست مسلمانوں کو آپ ایک ایک پیسہ دے کر گداگری جیسا مکروہ فن نہ سکھائیں۔ بلکہ ٹھوس مدد کریں۔ یا ہماری نئی سکیم کے اشتہارات جو بے روزگار مسلمانوں کی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپوائے گئے ہیں۔ ہم سے مفت منگا کر اپنے شہر یا قصبہ کی مسجدوں کے دروازوں پر لیئی سے لگا دیں۔ اور تقسیم بھی کریں۔ نیز ان اشتہاروں کو پڑھ کر ان پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی عمل کرنے کی ہدایت کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان اشتہاروں پر عمل کرنے کے بعد آپ کو کوئی بھی مسلمان بے روزگار یا گداگر نظر نہیں آئے گا۔

المشتہر

خادم المسلمین مہتمم کتبخانہ برکات الاسلام لاہور بیرون دروازہ شیرانوالہ

فیروز سٹریٹ

جالینوس و شیخ الرئیس بوعلی سینا کا متفقہ نسخہ

عرق ماء اللحم انگوری دوآتشہ

مفرح۔ مولد مصفی خون۔ فرحت افزا۔ اس میں کوئی جزو خلاف کسی مذہب کے شامل نہیں۔

تندرستی ہزار نعمت ہے

طاقت اور تندرستی ہی سے آدمی زندگی کا لطف اٹھاتا ہے۔ آپ بھی کچھ عرصہ تک عرق ماء اللحم دوآتشہ کا استعمال برابر جاری رکھیں۔ پھر آپ بھی مسرت و راحت محسوس کرنے لگیں گے۔ آپ دن میں تنومند اور ہوشمند اور رات کو خوب مزے سے سوئینگے۔ بچے سے لیکر پیر فرتوت سالہ سب کو صحت کامل بخشتا ہے ہزارہا اسناد و رؤساء و حکما موجود ہیں۔

قیمت فی بوتل (۱۲ خوراک) عہ روپے۔ درجن عنہ ۲۰/

نسخے کے اجزا یہ ہیں

انگور بہی سیب ناشپاتی اور دیگر تازہ میوہ جات تری و بری پرند خصوصاً مرغابی تیتر بٹیر مرغ وغیرہ کئی سو جڑی بوٹیاں جو حد درجہ مولد اور مصفی خون ہیں مشک عنبر زعفران کشمیری شامل کر کے کشید کیا جاتا ہے۔

ہمارا عرق ماء اللحم دوآتشہ

خوشبودار خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے۔ جس گلاس میں ڈال کر ایک دفعہ پیا جائے۔ اس میں خواہ مخواہ بار بار پانی پینے کو جی چاہتا ہے۔ جو لوگ عادتاً شراب پیتے ہیں وہ اس کو بادی گارڈ سمجھیں۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری ہے۔

دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا ترکیب استعمال ہر بوتل پر درج ہوتی ہے۔

عرق ماء اللحم دوآتشہ

دوا دکی دوا اور غذا کی غذا اس کی ایک خوراک پیتے ہی دل و دماغ کو فرحت اور جسم میں قوت آنے لگتی ہے اعضائے رئیسہ کے افعال باقاعدہ بنانے میں اعجاز کا کام دیتا ہے ضعف گردہ و دل و جگر کو دور کر کے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ رعشہ دمہ بدہضمی قبض کھانسی زحیر زکام ریزش اور اعضائے مفلوجہ کیلئے ازبس مفید ہے۔

ایجنٹ:۔ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ کل پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں لاہور میونسپل کمیٹی کے معطل کئے جانے پر بحث کرنے کے لئے التوا کی تحریک پیش ہوئی۔ ۲۰ سے زائد اراکین تحریک کے پیش کئے جانے کے حق میں تھے اس لئے صاحب صدر نے تحریک پر بحث کی اجازت دیدی۔ اس کے بعد مختلف ممبران نے تقریریں کیں چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے بھی حکومت کے رویہ کے خلاف برجستہ اور مدلل تقریر کی۔ آخر بحث بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئی۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ کل عدالت عالیہ کے مکمل بنچ نے سید عنایت شاہ صاحب مالک روزنامہ "سیاست" کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ میں وکلا کی بحث سننے کے بعد شاہ صاحب کو دو ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور مزید حکم دیا۔ کہ وہ ڈیڑھ سو روپیہ خرچہ عدالت بھی ادا کریں۔

لندن ۳۱ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ بغداد میں فوجی ہنگامے کی وجہ سے وزیر اعظم عراق نے استعفیٰ دیدیا ہے اور شاہ غازی نے نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ اسی طرح فوجی شورش بغیر قتل و غارت کے ختم ہو گئی۔

میڈرڈ ۳۱ اکتوبر۔ ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری فوجیں میڈرڈ کے تمام محاذوں پر نہایت نظم و نسق اور کامیابی کے ساتھ پیش قدمی کر رہی ہیں سرکاری فوجوں کے پاس اس قدر اسلحہ اور بارود پہنچ گیا ہے۔ کہ وہ چوبیس گھنٹوں میں دارالحکومت کو خطرہ سے آزاد کر لیں گی

رباط ۳۱ اکتوبر۔ باغیوں کے براڈکاسٹنگ سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ بارسیلونا کے قریب دو روسی جہاز طیاروں کی بمباری کی وجہ سے جل گئے۔ نیز اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پرتگال نے برگوس کی باغی حکومت کا جنرل فرانکو کو صدر تسلیم کر لیا ہے۔

میڈرڈ ۳۱ اکتوبر۔ لزبن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل کی لڑائی میں باغیوں نے بہت سے سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار شدگان میں ۳۰۰ روسی سپاہی بھی شامل ہیں

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بارن بشپ اوف لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ استعفیٰ دیدینے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ بلدیہ لاہور کے ایڈمنسٹریٹر نے میونسپلٹی کے ملازمین میں تخفیف شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ کل چھ اشخاص کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ معطل شدہ ملازمین میں پانچ مسلمان اور ایک ہندو ہے۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب سے کونسل اوف سٹیٹ کی ان نشستوں کا انتخاب جو پنجاب کے حلقہ انتخاب کے لئے ہیں۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۶ء سے پیشتر عمل میں آئے گا۔ امیدواروں کی نامزدگی کے لئے ۹ نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

گجرات ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے گوکل چند نارنگ پنجاب اسمبلی کی رکنیت کے لئے مغربی لاہور کے دیہاتی حلقہ سے ہندو الیکشن بورڈ کے ٹکٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں۔

لندن ۳۱ اکتوبر۔ دارالعوام میں مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ہسپانیہ کے معاملہ میں عدم مداخلت کی حکمت عملی پر قائم رہیگی اور اس افواہ کی تردید کی۔ کہ حکومت فرانس نے عدم مداخلت کا معاہدہ برطانیہ کے زور دینے پر شروع کیا تھا۔

ڈنزگ ۳۱ اکتوبر۔ ڈنزگ کی پارلیمنٹ نے تمام اشتراکی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے اور چالیس اشتراکی لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

پیرس ۳۱ اکتوبر۔ اخبار "ڈیلی ڈسپیچ" کا نامہ نگار مقیم پیرس لکھتا ہے کہ فرانس میں حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ ہڑتالوں اور مظاہروں نے ایک مستقل صورت اختیار کر لی ہے اس وقت فرانس کے اشتراکیوں اور اشتمالیوں میں شدید اختلافات موجود ہیں۔ جس سے فسطائی فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو ایک کرنیل کی زیر قیادت منظم کر رہے ہیں۔ فرانسیسی مراکش میں ۳۰ طیارے مسلح لاریاں اور اسلحہ خانہ پکڑا گیا۔ ان طیاروں اور لاریوں میں فسطائی نشان تھے ایک اور فسطائی لیڈر نے جو بلدیہ الجیریا کا صدر ہے۔ تقریر کرتے ہوئے کہا الجیریا کے عوام مسٹر بلم وزیر اعظم فرانس کی اشتراکی حکومت کے سامنے خم نہ ہونگے۔

ہنڈے ۳۱ اکتوبر۔ جنرل مولا جنرل فرانکو اور جنرل کیلے نو لاس کے درمیان اختلاف رونما ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل فرنیکو نے فسطائی جمہوریت کا اعلان کر دیا ہے جنرل مولا ہسپانیہ میں فوجی ڈکٹیٹر شپ کا علمبردار ہے اور جنرل کیلے نو لاس شاہ الفانسو کی واپسی کا حامی ہے۔ بیرونی فسطائی حکومتیں اس کوشش میں ہیں۔ کہ یہ اختلافات مٹ جائیں۔ اشتراکی حلقوں کی رائے ہے کہ اگر وہ ناکام رہیں۔ تو قیام حکومت کے مسئلہ پر باغی طاقتیں آپس میں متصادم ہو جائیں گی اور ہسپانیہ کو ایک دوسرے خونین انقلاب سے دو چار ہونا پڑے گا۔ جو موجودہ انقلاب سے بھی زیادہ خوفناک ہوگا

بیت المقدس ۳۱ اکتوبر۔ فلسطین کے حالات میں ابھی اعتدال پیدا نہیں ہوا۔ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے نابلس کے علاقہ میں عربوں نے ایک ریلوے سٹیشن اور لکڑی کے سرکاری گودام کو نذر آتش کر دیا حکومت فلسطین نے ایک مشہور عرب رہنما کو جو مجلس اعلیٰ کے رکن ہیں دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔

نیویارک ۳۱ اکتوبر۔ جاپان اور امریکہ کی پارچہ بافی کے کارخانوں میں ایک وفد کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ امریکن کارخانوں نے ایک وفد جاپان کو بھیجا ہے تاکہ ہر دو ممالک کے درمیان منڈیوں کے متعلق معاہدہ طے ہو جائے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ امریکن کارخانہ جات نے مقابلہ سے بچنے کے لئے ذاتی طور پر ایسے معاہدہ کے متعلق گفت و شنید شروع کی ہے۔

صنعا ۳۱ اکتوبر۔ حکومت یمن نے مصر کی وزارت صنعت و حرفت سے درخواست کی ہے کہ وہ یمن میں پارچہ بافی کا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلہ میں حکومت یمن کی کاریگروں اور ضروری آلات کے ذریعہ مدد کرے۔ حکومت مصر نے اس درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ عنقریب مصری صناع یمن پہنچ جائینگے اور یمن میں پارچہ بافی کا کارخانہ قائم ہو جائے گا۔

برسلز ۳۱ اکتوبر۔ بیلجیم کی پارلیمنٹ میں حکومت بیلجیم کی خارجہ حکمت عملی پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔ آخر حکومت پر اعتماد کی قرارداد ۲۶۱ کی موافقت اور ۴۲ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔ وزیر خارجہ نے بیلجیم کی خارجی حکمت عملی کے متعلق کہا کہ ہم غیر جانبداری کے قائل نہیں۔ بلکہ کامل آزادی چاہتے ہیں۔

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن میں داخلہ کے متعلق والیان ریاست کے درمیان آخری فیصلہ دسمبر میں ہوگا

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ کل مسٹر کے ایل گابا کو حلف دروغی کے الزام میں مسٹر جسٹس دین محمد کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مسٹر گابا نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ مجھے صفائی پیش کرنے کے لئے دس دن کی مہلت دی جائے۔ عدالت نے درخواست منظور کر لی

جبل پور ۳۱ اکتوبر۔ جی آئی پی ریلوے کے ایک ریلوے سٹیشن پر یورپین میاں بیوی نے جو فرسٹ کلاس ڈبہ میں پاس پر مفت سفر کر رہے تھے۔ ایک ہندوستانی والئی ریاست کو اس ڈبہ میں باوجود سٹیشن ماسٹر کے کہنے کے بیٹھنے کے لئے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس والئی ریاست نے یورپین میاں بیوی کی سینہ زوری کے خلاف اعلیٰ حکام کے پاس زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔

رحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ امسال ۲۹ر نومبر ۳۶ء بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ حسب دستور کما حقہ شان و شوکت سے جلسے کرنے کا انتظام کرینگی ؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کا ضروری اعلان

لیگ کی مالی حالت مضبوط بناؤ۔ تاکہ وہ موثر قدم اٹھا سکے

نیشنل لیگوں کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ انہیں مناسب لٹریچر مہیا کیا جائے۔ اور پروگرام کی تفاصیل سے آگاہ کیا جائے۔ لیگیں طبعاً بے تاب ہیں۔ اور بعض احباب مجھ سے گلہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی خواہش کے مطابق جلدی کام نہیں کیا گیا۔ یہ جذبہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے اندر کام کرنے کے لئے بے حد جوش ہے۔ اور صرف طریق کار کے پیش ہونے کی ضرورت ہے۔

پروگرام کی پہلی قسط لیگوں کو بھیجی جا چکی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ پوری تندہی سے اس پر عمل کیا جائے۔ مرکزی لیگ مناسب لٹریچر اور تفصیلی پروگرام پیش کرنا چاہتی ہے۔ لیکن مالی تنگی راستہ میں روک ہے۔ اگر لیگیں مجوزہ رقوم ہمیں بھجواتی رہتیں۔ تو یہ صورت پیش نہ آتی۔ احباب کرام شاید یہ نہیں محسوس کرتے۔ کہ تھوڑی تھوڑی رقم بھی جمع ہو کر ہمیں اس قابل بنا سکتی ہے۔ کہ ایسی خدمات سرانجام دیں۔ جن سے سلسلہ کی عظمت میں اضافہ ہو۔ معاندین سلسلہ کے حوصلے پست ہوں۔ ملک کی فضا صاف ہو۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اللہ تعالےٰ کی رضا ہمیں حاصل ہو۔

اب ضرورت ہے۔ کہ پروگرام کو فوری طور پر حرکت میں لایا جائے۔ مجوزہ رقوم بھیجنے کی طرف لیگیں متوجہ ہوں۔ لیکن فوری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں لیگوں کو عام دعوت دیتا ہوں۔ کہ انشراح صدر کے ساتھ جتنی رقوم بھی عطیہ کے طور پر بھیج سکیں۔ بھجوا دیں اور کوئی فرد اس بات سے نہ شرمائے۔ کہ قلیل رقم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیت کو دیکھتا ہے۔ خلوص سے بھیجی ہوئی تھوڑی رقم بھی ہمارے لئے بہت بابرکت ہوگی

مرکزی لیگ کی طرف سے اگر جلد جلد لٹریچر شائع نہ ہوا۔ تفاصیل کے ساتھ پروگرام پیش نہ کیا گیا۔ اور اس پروگرام پر چلانے میں ہر ممکن امداد مرکزی لیگ کی طرف سے اگر نہ دی گئی۔ تو اس کی ذمہ واری ماتحت لیگوں پر ہوگی۔ مواد موجود ہے۔ لیکن مالی تنگی راستہ میں حائل ہے۔ اور اس کا دور کرنا آپ پر فرض ہے۔

لاہور کی نیشنل لیگ نے پروگرام کے بعض حصص پر عمل کر کے اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ دوسری لیگیں بھی عمل کر رہی ہونگی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی مساعی سے ہمیں آگاہ کرتی رہے ؛ مسٹر مکھوسلہ کا رسوائے عالم فیصلہ مٹ کر رہیگا۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں۔ وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں ؛

خاکسار مرزا محمود احمد (۱۳ر اکتوبر ۳۶ء)

مجاہدین امریکہ جہاز پر سوار ہو گئے

بمبئی ۳۱ر اکتوبر۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناظر بی۔ اے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے اور وہ جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کو بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہونچائے ؛

بقیہ صفحہ اوّل کالم اوّل

وفود کے امراء کو ان کے دیہات کی آبادی کے مطابق یہ ٹریکٹ دیئے گئے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مبلغین نے خواندہ طبقہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے اور ان پڑھ طبقہ کو پڑھکر سنائے بعض دیہات میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور بعض میں مجمع میں بیٹھکر۔ بعض دیہات کے لوگوں نے جو احرار کے گندے پروپیگنڈا سے ابھی تک متاثر ہیں۔ مبلغین سے درشتی کی۔ مگر انہوں نے ہر ایسے موقعہ پر صبر اور تحمل کا نمونہ دکھایا۔ قادیان کے اردگرد دس بارہ میل کے حلقہ میں تبلیغ کی گئی۔ بعض دوست سائیکلوں پر بھی دور کے دیہات میں گئے۔ بعض نے ریل گاڑی میں سفر کر کے فرض تبلیغ ادا کیا۔

مہتمم صاحب نشر و اشاعت نے بعض دیہات زیر تبلیغ کا بذریعہ سائیکل بغرض معائنہ دورہ کیا۔ اور مفید ہدایات برائے تبلیغ دیتے رہے۔ بعض اصحاب نے مرکز میں تبلیغ کی۔ احمدی خواتین نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور ڈیڑھ صد پرچے مصباح کے تقسیم کئے۔ تقریباً ۸۰ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ چونکہ تمام احباب تبلیغ کے لئے دیہات میں چلے گئے تھے۔ اس لئے مختلف محلوں میں پہرہ کا انتظام نیشنل لیگ کور کے سپرد تھا ؛

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۵ھ

احرار کا انتخابی اعلان

Digitized by Khilafat Library

غیر مسلموں کے ہاتھوں میں کھیلنے کا ناقابلِ تردید ثبوت

طائفہ احرار کی دسیسہ کاریوں میں سے جو اس عجیب و غریب گروہ کی تخلیق و تشکیل کی اصل علت غائی ہیں۔ بوجہ آنکہ اس کا خمیر ہی مکر و فریب اور خود غرضی و نفس پرستی کی مکروہ مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ جب کبھی باوجود انتہائی کوششوں کے اور باوجود اس بات کے کہ وہ ہنگامہ خیزی اور غلغلہ آرائی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ انہیں ذلت و رسوائی اور ناکامی و نامرادی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ لوگوں کی ملامت کے ندامت آفریں منظر سے ان کی جبین عرق عرق ہو جائے وہ اپنی خفت اور رسوائی کے داغ کو چھپانے کے لئے نظر فریب اعلانوں اور سمع فریب دعاوی کی تشہیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد ناواقف اور سادہ لوح لوگوں کو جو ان کی ریاکاری سے آگاہ نہیں ہوتے۔ اپنے دامِ تزویر میں پھنسانا ہوتا ہے۔ حال میں احرار پولیٹیکل کانفرنس کی ایک دو روز کی ہماہمی اور غوغا آرائی کے بعد ان کی طرف سے جو انتخابی منشور شائع ہوا ہے۔ وہ ان کی اسی خصوصیت کا ایک دلچسپ نمونہ ہے اس میں حریت پسندی اور آزادیٔ وطن کا جو ڈھول پیٹا گیا ہے اسے دیکھکر تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جونہی احراری "غازیانِ سرفروش" کونسل میں داخل ہونگے۔ انگریزی حکومت کا استحکام ٹاٹ آنِ واحد میں الٹ کر رکھ دیا جائیگا اور اگر "شیرِ بیشۂ حریت" مولوی حبیب الرحمٰن اور امیرِ شریعت احرار مولوی عطاء اللہ نے بیک بینی و دو گوش ایوانِ کونسل میں قدم رکھ دیا۔ تو پھر انگریزوں کو تو سر پر پاؤں رکھکر بھاگتے ہی بنے گی۔ اور اتحاد پارٹی والوں کا جوان "سربازانِ عرصۂ حریت" کے نزدیک ٹوڈی اور سرکار پرست ہیں خدا ہی حافظ ہے۔

اعلان میں لکھا گیا ہے۔ کہ آزادیٔ وطن کی آئندہ جنگ میں مجلسِ احرار سب سے پیش پیش ہوگی۔ اور اس ضمن میں کانگرس اور سوشلسٹ پارٹی کو بھی اپنے تعاون کا یقین دلایا گیا ہے۔ حیرت ہے۔ کہ آزادیٔ جنگ میں پیش پیش رہنے کا طریق بالآخر کانگریس اور قومیت پرستی کا دعوےٰ کرنے والی جماعتوں کی طرح وہی تجویز ہوا ہے۔ جو دوسری تمام جماعتوں کا ہے۔ اگر مجلسِ احرار آزادیٔ وطن کے دعوےٰ کا سوانگ رچا کر اپنے نمائندوں کو کونسلوں میں ہی بھیجنا چاہتی ہے۔ تو پھر اس کی کلاہِ حریت میں کونسا طرّہ ایسا معلق ہو گیا ہے۔ جو دوسری جماعتوں کے عمامۂ سیاست کی زینت نہیں۔ دوسری جماعتیں بھی تو ملک کی سیاسی ترقی کے لئے مجالس وضع قوانین کے راستہ ہی کو اختیار کرنیکا عزم رکھتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کا آزادیٔ وطن کے متعلق یہ دعوےٰ ایک بے حقیقت بڑ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور یہ محض ایک فریب دہی اور ریاکاری ہے جو انتخابات کے لئے ناواقف لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی غرض سے اختیار کی گئی ہے۔

احرار کے اس انتخابی پروگرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں "جو لاہور کو تباہ حالی سے بچانے" کا بڑے طمطراق سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس سارے پروگرام میں پنجاب کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو زبوں حالی سے نکالنے کا کوئی خاص ذکر نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بافندگی سے احرار کا کوئی گہرا تعلق ہے اور محرمانِ راز اسے بخوبی جانتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس میں ممالکِ اسلامی کو آزاد کرانیکا بھی ادعا کیا گیا ہے۔ احرار کے پیش نظر شاید کونسے اسلامی ملک ہیں۔ جن کو آزاد کرانے کی خواہش انہیں بے چین بنا رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پچھلے دنوں انہوں نے سعودیہ عربیہ اور افغانستان کے متعلق اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت غوغا آرائی کی تھی۔ اسی طرح کی کوئی اور خلش ان کے دل میں چٹکیاں لے رہی ہے۔ اور اسلامی ممالک کو آزاد کرانیکی یہی وہ "خدمت" ہے۔ جسے انتخابی منشور میں پیش کیا گیا ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عقل و سمجھ رکھنے والے لوگ احرار کی ان شعبدہ بازیوں کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جن کا مظاہرہ اس اعلان میں کیا گیا ہے۔

احرار کے اس انتخابی اعلان کے متعلق سب سے زیادہ قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ اس میں مسلمانوں کے مفاد کے تحفظ اور ان کی سیاسی و اقتصادی ترقی کا ذکر بالکل مفقود ہے اگر کہیں بھول کر مسلمانوں کی ملازمتوں میں قلت کا ذکر کیا بھی ہے۔ تو اس قلت کو پورا کرنے کی آرزو کا اظہار بالکل گول مول الفاظ میں کیا گیا ہے۔ احرار کی مسلمانوں کے حقوق سے اس بے اعتنائی کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ اغیار کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں انکی روش اور اس کے بعد انکے مسلک نے یہ بات اظہر من الشمس کر دی ہے۔ کہ وہ غیر مسلموں کا آلۂ کار ہیں۔ اور انہیں سب سے زیادہ ہندوؤں اور سکھوں کی خوشنودی کا فکر دامنگیر رہتا ہے۔

غرض احرار کا یہ انتخابی اعلان مرقع ہے۔ ان کی فریب کاری اور اسلام دشمنی کا۔ لہٰذا مسلمانوں کے تمام سمجھدار طبقوں کا فرض ہے کہ وہ احرار کی ان فریب کاریوں سے بچیں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کا شکار ہونے سے بچائیں۔

کمیونل ایوارڈ اور کانگرس

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف فرقہ پرست ہندوؤں کی غوغا آرائی کانگرس کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ پنڈت مالویہ ایسے فرقہ وار فیصلہ کے مخالفین کے سامنے ہتھیار ڈال رہی ہے۔ صدر کانگریس نے حال میں بہار نیشنلسٹ پارٹی کے صدر کو جو خط لکھا۔ اور اس میں فرقہ وار فیصلہ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا۔ وہ ہماری اس بات کی پوری پوری تائید کرتے ہیں چنانچہ اس میں لکھا ہے۔ "کانگریس نے یہ بات صاف کر دی ہے۔ کہ وہ فرقہ وار فیصلہ کے سخت خلاف اور اسے ختم کرنا چاہتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگر آزادی اس کیلئے کوئی معنے رکھتی ہے تو اسے اس فیصلہ کو ختم کرنا ہوگا" (پرتاپ ۳۰ اکتوبر) مزید لکھا ہے۔ کہ "عام حالات میں جب کبھی کانگریس کو ووٹ دینے کی ضرورت ہوگی تو وہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ووٹ دیگی" کانگریس اس معاملہ میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار نہیں کر سکتی" (پرتاپ ۳۰ اکتوبر)

صدر کانگریس کے یہ افکار کانگریس کے فرقہ وار فیصلہ کے متعلق دعوےٰ غیر جانبداری کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کیلئے کافی ہیں۔ ہمارے نزدیک کانگریس کی یہ روش نہایت غیر معقول ہے۔ اگر کانگریس نے ہندوستانی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ذمہ لے لیا ہے۔ تو پھر اسے بلاشبہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ووٹ دینے کا حق پہنچتا ہے۔ لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ تو پھر اس کا فرقہ وار فیصلہ کی مخالفت کرنا ایک بالکل غیر مناسب اور مذموم فعل ہے۔ جبتک کانگرس فرقہ وار فیصلہ کی جگہ اقلیتوں کے حقوق کی تقسیم کا کوئی اور فیصلہ جو تمام کے لئے قابل قبول ہو۔ مرتب نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک اس کا موجودہ فیصلہ کی خلاف ورزی پر آمادہ ہونا بالکل خلاف عقل فعل ہے اور اسے اس کی تنسیخ کیلئے کوشش کرنے میں قطعاً حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت

خمخانۂ عشق میں ایک رات

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

جاڑے کے دن تھے۔ اور وہ بھی دسمبر ۱۹۳۰ء کے۔ مگر جب دل کا آتشدان این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کے انجن کے بائلر کی بھٹی کی طرح دہکتا ہو۔ اور شعلے مار رہا ہو۔ تو پھر موسم کو کون پوچھتا ہے۔ میں مسجد مبارک میں عشاء کی نماز ختم کر کے بیٹھا تھا۔ کہ باقی نمازی ایک ایک کر کے رخصت ہونے شروع ہوئے۔ آخر ہوتے ہوتے مسجد خالی ہو گئی۔ میں بھی نیچے یعنی جنوبی زینہ سے اُترا۔ رات اندھیری۔ چاروں طرف سناٹا۔ اوپر سے بادل۔ دل میں کیفیاتِ محبت کا ایک عجیب ہجوم۔ پیر ڈالتا کہیں تھا۔ اور پڑتا کہیں تھا۔ سیڑھیوں سے اُترا۔ تو یوں معلوم ہوا۔ کہ شائد تین دن میں اوپر سے نیچے پہونچا ہوں۔ زمین پر قدم رکھا ہی تھا۔ کہ ایک ایسا ولولہ دل میں اُٹھا۔ کہ اُس نے مجھے دیوانہ کر دیا۔ یوں معلوم ہوا۔ کہ اوپر مسجد میں سے کسی کی آواز بلانے کی آ رہی ہے۔ کہ:۔

میرا گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلا ہے؟ اور پھر ایسے خلوت کے وقت میں جو آئندہ کبھی میسر نہیں آئے گا؟

میں اُلٹے پیروں واپس ہونے لگا۔ تو کسی ملامت کرنے والے نے کہا۔ کہ حریم قدس کا اصلی راستہ بھول گیا! یہ سیڑھیاں تو "خمخانۂ عشق" میں نہیں آتیں۔ نہ یہ عاشقوں کا راستہ ہے۔ آنا ہے۔ تو پُرانی سیڑھیوں کی طرف سے آ۔ اور سر کے بل آ۔ اور گریبان چاک کر کے آ۔ میرے ساتھ ایسا معاملہ پہلے کبھی نہیں گزرا تھا۔ تیر کی طرح چکر کھا کر اُس زینہ کی طرف چلا۔ محاسب کے دفتر کے دروازہ کے پاس پہونچا تھا۔ کہ پیر لڑکھڑا گئے۔ اور میں زمین پر گر پڑا۔ مجھے آج تک کچھ تفصیلی پتہ نہیں۔ کہ پھر میں نے کیا کیا کیا۔ صرف اتنا یاد ہے۔ کہ اس گلی میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ذبح شدہ مُرغ کی طرح لوٹتا پھرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ ماہیٔ بے آب کی طرح کوئے جاناں میں پڑا تڑپتا تھا۔ میرے کپڑے ستیاناس ہو گئے۔ اور میرے اپنے ہاتھ نے میرے گریبان کو تار تار کر دیا۔ اس وقت یہ ایک مضطربانہ اور بے اختیار حرکت تھی۔ جو مجھ سے ظہور میں آئی۔ اور قطعاً کسی تصنع کو اس میں دخل نہ تھا۔ اور قریب تھا۔ کہ اسی ہاتھ سے میں اپنا سینہ بھی چاک کر کے دل کو باہر نکال کر نذر بارگاہِ عالی کر دیتا۔ کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا۔ کہ اے "اشعث اغبر" لے اُٹھ اور اوپر چل۔ زینہ کا دروازہ کھلا تھا۔ میں نے اپنے جبینِ نیاز کو پہلی سیڑھی پر رکھ دیا۔ اب برسوں کے بعد حافظہ یاری نہیں دیتا۔ کہ میں کیا کیا بڑیں مارتا رہا۔ اور کن کن الفاظ سے اس ذات والا صفات کو مخاطب کرتا رہا۔ صرف اتنا یاد ہے کہ ایک ایک زینہ پر سجدہ کرتا۔ اپنی ڈاڑھی سے اس مقدس راستہ پر جھاڑو دیتا۔ اور اپنے آنکھوں کے پانی سے اس پاک زمین کو تر کرتا اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ سَجَدَتْ لَكَ رُوْحِيْ وَ جَنَانِيْ کہتا ہوا قریباً گھنٹہ بھر میں اُوپر کے دروازہ تک پہونچا۔ اور اس کی چوکھٹ پر سر رکھ دیا۔ جس زمانہ کا یہ ذکر ہے۔ مسجد مبارک ان دنوں رات کے وقت اکثر خالی رہا کرتی تھی۔ اُس دن بھی یہی حال تھا۔ اور اندر ایسا اندھیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ میری یادداشت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس لئے تفصیل کے ساتھ وہ حالات پیش نہیں کر سکتا۔ مگر مجملاً ایک بیان یہاں لکھدیتا ہوں:۔

آدھی رات تو ہو ہی چکی تھی۔ میں چوکھٹ پر سر رکھے پڑا تھا۔ اور اُٹھنے کا خواہشمند تھا۔ کہ اُٹھنے کی اجازت ملی۔ وہیں دروازہ کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی زبان میں اظہارِ تعشق یا یوں کہو کہ مناجات شروع کی۔ ایسی مؤثر اور ایسی رقت بھری کہ سنگدل سے سنگدل معشوق بھی اس کو سُنکر آبدیدہ ہو جائے آخر میرا جادو چل گیا۔ اور یوں محسوس ہوا کہ کوئی پوچھتا ہے۔ کہ کیا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا ؎

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

"مفت"۔ میں نے کہا۔ میں کیا پیش کر سکتا ہوں۔ جو کچھ ہے وہ آپ کا ہی دیا ہوا ہے۔ "جان اور ایک چیز سب سے عزیز" میں اتنی جلدی اور ایسے مختصر الفاظ میں یہ مطالبہ سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایک سیکنڈ کے لئے میں نے محسوس کیا کہ میری ٹانگیں لرز گئیں۔ اتنے میں میں خود ہی یا کسی اشارہ پر اندر داخل ہوا۔ کہ یکدم وہ مکان لحظہ بھر کے لئے روشن ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ

خمخانۂ عشق

کے باہر کے حصہ میں ایک بڑا سیاہ بکرا ذبح کیا ہوا پڑا تھا۔ اور اندر کے حصہ میں امام کے محراب کے پاس ہی بائیں طرف ایک سفید اور اس سے ذرا چھوٹا مینڈھا قربانی کیا ہوا رکھا تھا۔ میں سمجھ گیا۔ کہ خود مجھ سے ان قربانیوں کا مطالبہ ہے۔ مینڈھے سے مُراد میری اپنی جان تھی۔ اور بکرے سے مُراد میرا وہ نفسِ امارہ جو کبر یا نفاق عجب نخوت اور طرح طرح کے کبائر کا مجموعہ تھا۔ میں سجدے میں گر گیا۔ اور عرض کیا کہ ع حکم فرماؤ تو سر کاٹ کے رکھدوں اپنا میری جان۔ میرا مال۔ میری آبرو۔ اور میرے متعلقین سب ان قدموں پر نثار ہیں۔ اور اس عہد کی ظاہری نشانی میں صبح ہوتے ہی ایسی ہی دونوں قربانیاں حاضر کروں گا۔ اے میری جان! اے میرے جانِ جاناں!!! اے جانِ عالم!!! ایک نظرِ رحم کی۔ میں نے بہت کوشش کی۔ کہ موہنہ سے دبّ کا لفظ نکلے۔ مگر نہ نکلا بلکہ یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی بیرونی طاقت زبردستی ان الفاظ کو میرے موہنہ سے نکلوا رہی ہے:۔

جب دیر تک کچھ پتہ نہ چلا۔ اور بالکل تھک گیا۔ تو آخر میں نے خود ہی سر اٹھایا۔ وہی خمخانۂ عشق۔ وہی میں اور وہی شب دیجور۔ . . . . . .

رات زیادہ گزر چکی تھی۔ میں نے تہجد کی نماز شروع کر دی۔ اور قریباً صبح تک محراب کے پاس صفِ اول میں اپنے دل کی بھڑاس نکالتا رہا۔ اس کے بعد وہیں مراقبہ کے طور پر ذرا دائیں طرف بیٹھ کر فجر کی اذان کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں یکایک میں نے محسوس کیا۔ کہ کوئی چھپکر دبے پاؤں میرے پیچھے پیچھے ایک طرف سے دوسری طرف گیا ہے۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا۔ تو محراب والی ڈاٹ کے دائیں طرف اپنے موہنہ کے سامنے ایک بڑا سا آئینہ لگا ہوا پایا۔ اور کوئی جو میرے پیچھے ہے۔ اس آئینہ میں سے مجھے اپنا چہرہ منعکس کر کے دکھانا چاہتا ہے۔ میں اس چہرہ کا انتظار کرتا رہا۔ اور دیکھتا رہا۔ کہ اب وہ رُخِ انور سامنے آتا ہوگا۔ کہ یکدم میری دائیں آنکھ پر آئینہ میں سے ایک سخت تیز روشنی کی شعاع پڑی۔ ایسی تیز کہ میری آنکھ بالکل خیرہ ہو گئی۔ اور میرا چہرہ تمتما اٹھا۔ مگر میں نے ہمت کر کے شیشہ کے اندر اس سورج کو نظر بھر کر اچھی طرح دیکھ ہی لیا۔ جو پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا:۔

چند لمحوں کے بعد وُہ شمس الضحیٰ میرے سامنے سے پھر اسی طرح اُلٹے پاؤں آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گیا جس طرح آہستہ آہستہ وُہ سامنے آیا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس جانِ جاناں نے مجھے اپنا رُخِ زیبا دکھانے کے لئے یہ شکل آفتاب نصف النہار کی اختیار کی ہے۔ اور میں نے اس تمام نادر انداز کے اندر ایک ارادہ ایک مذاق ایک شوخی ایک ترحم اور ایک محبت کی نظر کو بچشمِ خود ملاحظہ کیا۔ اور اس طرح وُہ میرا محبوب وُہ میرا مطلوب اور مقصود مجھے آئینہ میں اپنی ایک جھلک دکھا کر غائب ہو گیا۔

اتنے میں مؤذن کی اللہ اکبر کی صدا منارہ پر سے آئی۔ اور لوگوں کے مسجد میں داخل ہونے سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ رات ختم ہو گئی ہے ؛

میں نے ویسی فجر کی نماز ساری عمر نہ پڑھی تھی۔ اُف۔ وُہ خوشی۔ وُہ عجیب اور نئی قسم کی خوشی۔ وُہ لازوال اور لاانتہا خوشی۔ میرا ہر ذرۂ تن قریب تھا۔ کہ اس خوشی سے پھٹ جائے۔ یا شادیٔ مرگ ہو جائے۔ طبیعت ہوا کے گھوڑوں پر سوار۔ اور دماغ عرشِ بریں پر پہونچا ہوا۔ زہے نصیب وُہ اور مجھے اپنا چہرہ دکھائیں۔ وُہ اور مجھ سے میری جان کا مطالبہ کریں۔ وُہ اور مجھ سے ایک عزیز چیز کی نذر طلب فرمائیں۔ یا اللہ! کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اگرچہ بظاہر نماز میں شامل تھا۔ مگر میں نے نماز ذرا بھی نہیں پڑھی۔ ایک حرف بھی نہیں۔ صرف جماعت کے ساتھ حرکات کی اقتداء کرتا رہا۔ مجھ پر ایک مرفوع العقلی کی سی حالت طاری تھی۔ یا جوشِ دیوانگی۔ غرض کچھ کہہ نہیں سکتا ؛

دن کے آٹھ نہیں بجے تھے۔ کہ ایک سیاہ بکرا۔ اور ایک سفید مینڈھا کوچہ بندی میں کٹے ہوئے پڑے تھے۔ اور عالمِ روحانی میں ان کے ساتھ دو اور نفس بھی ذبح ہو چکے تھے۔ اور ۱۲ نہیں بجے تھے۔ کہ میری سب سے عزیز چیز یعنی مسجد مبارک کے سامنے والا مکان میرے قبضہ سے نکل کر صدر انجمن کے تحویل میں منتقل ہو چکا تھا

ان باتوں سے فارغ ہو کر گھر گیا۔ تو ایک اور عزیز چیز نظر آئی۔ جس کا نام مریم صدیقہ تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر عرض کیا۔ کہ اس کا نام ہی شاہد ہے۔ میرا پہلے سے یہی ارادہ تھا۔ اب اسے بھی قبول فرمائیے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اس بات کو بارہ برس گزر گئے۔ مگر "الفضل" کا عملہ بھی ایک سراغ رسانی کی ایجنسی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک نظم شائع کر کے میرا بھانڈا پھوڑ دیا۔ جس کے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں ؎

کلیجہ ہے کہ آتش ہے یہ آنکھیں ہیں کہ بادل ہے
نہ اس پہلو مجھے کل ہے نہ اُس پہلو مجھے کل ہے
گریباں چاک کر ڈالا اسی جوشِ محبت میں
ہزاروں حرکتیں ایسی کہ گویا عقل مختل ہے
طوافِ قصرِ جاناں میں کبھی کٹتی نہیں یہ راتیں
ہر اک زینہ پہ اک سجدہ کہ یہ دلبر کی اٹکل ہے
یہ جان و مال اور عزت اُنہی قدموں میں جا ڈالو
سوالِ وصلِ جاناں کا مرے پیارو یہی حل ہے
زبورِ عشق میں آیت عجب یہ اک نظر آئی
کہ شب بھر سوکے لافِ عشق جو مارے وُہ پاگل ہے

۱۹۳۱ء پر ۱۴ سال گزر چکے۔ مسلسل ۱۴ سال بیم و رجا کے کہ آیا کچھ قبول بھی ہوتا ہے یا موہنہ پر واپس مار دیا جاتا ہے۔ لاپروا اور بے نیاز معشوقوں کا کیا پتہ۔ مرضی اور موج ہی تو ہے۔ جو چاہیں۔ تو تنکے کو بھی پسند کریں۔ نہ چاہیں تو سب کچھ ٹھکرا دیں۔ بہرحال ۱۹۳۵ء میں خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہوا۔ کہ آخری نذر کو ان کے ایجنٹ ۳۰ ستمبر یوم دوشنبہ کو آکر میرے ہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ میں نے سجدۂ شکر کیا۔ ؎

کلاہ گوشہ دہقاں بآفتاب رسید
وُہ تبرک گریبان چاک شدہ قمیص

اب بھی میرے پاس صندوق میں محفوظ ہے اور شائد وہ میرے ساتھ ہی دفن ہو گی۔ یا بطور تبرک کے امیدوارانِ عشق کو بانٹ دوں گا۔ کیونکہ وُہ میرے جوش و محبت کی چشم دید گواہ ہے۔ اور میں ایسی موقعہ کی ایک قیمتی شہادت کو ضائع نہیں کر سکتا

اے عزیز دیکھا تو نے میری مجنونانہ بڑ کو۔ اور ان پاگلانہ حرکات کو۔ ایسی پاگلانہ۔ کہ جن پر ہزار عقلیں قربان ہیں۔ پس آ۔ آ۔ آ۔ تو بھی دیر نہ کر۔ صرف ایک قدم صرف ایک اقرار۔ صرف ایک رات کی زاری بس یہ قیمت ہے اس کے دیدار کی۔ وُہ جس کے رُخ کی جھلک اگر کوئی عمر بھر میں ایک دفعہ بھی دیکھ لے۔ تو اس پر جہنم ابدی طور پر حرام۔ بالکل حرام۔ قطعی حرام۔ وُہ جس کی سچی محبت کی آواز اگر کسی کے کان میں ایک بار بھی پڑ جائے۔ تو جنت اس کے آگے یقینی۔ اس کے پیچھے یقینی۔ اس کے دائیں یقینی اور اس کے بائیں یقینی۔ یہی وُہ دروازہ ہے جسے احمدیت نے تیرہ سو سال کے بعد آج پھر دُنیا کیلئے کھولا ہے۔ اور یہی وُہ کوچہ ہے جس کے سرے پر ملائکہ تیرے جیسے متلاشیانِ عشق کی راہ تک رہے ہیں۔ دُنیا اس نعمت سے غافل ہے۔ مطلوب آج طالب بنا ہوا ہے اور معشوق اپنے عشاق کے انتظار میں سراپا بے نقاب کھڑا ہے :-

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہ

میرے پیارو۔ دیکھو۔ اگر تم نے احمدی ہو کر بھی اس یارِ ازلی کا چہرہ نہ دیکھا۔ تو پھر احمدیت کا کیا لطف آیا۔ اور ایمان کی کیا حلاوت نصیب ہوئی ؎

سچ ہے ؎ بے دیدِ روئے مزا کیا ہے۔ گر کوئی
مکے ہے۔ مدینے ہے۔ قادیاں ہے

غربت و امارت کا امتیاز دُور کرنے کیلئے سادہ زندگی اختیار کرو

سادہ زندگی بسر کرنے میں اگرچہ کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن اس وقت بطور نمونہ مشتے از خروارے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبات کی روشنی میں ایک حکمت پیش کی جاتی ہے :-

تاریخ عالم کے مذہبی حصہ کی ورق گردانی سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ جب کبھی کوئی مذہبی جماعت قائم ہوئی ہے۔ تو اس میں نہ صرف یہ کہ کبھی امارت و غربت کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ زمانہ استقبال میں اس سوال کے خطرات کو بھانپ کر بذریعہ وحی آسمانی اسی سوال کو بیخ و بُن سے اکھاڑنے کے لئے واضح تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کو اعجازی طور پر نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں۔ اور جب تک وُہ اس اصل کی پیروی کرتے رہے۔ کہ لا فضل للعربی علی الاعجمی۔ کہ کسی عربی کو بوجہ اس کے عربی ہونے کے کسی اعجمی پر فضیلت نہیں۔ تو وُہ دن دوگنی۔ اور رات چوگنی ترقیات کرتے رہے۔ اور جونہی ان کا قدم اس جادہ استقامت سے پھسلا۔ اور ایک دوسرے پر تفوق کا خیال پیدا ہوا تو وُہ مذلتوں کے عمیق گڑھوں میں گرتے گئے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگ سے کامیاب مراجعت فرمائی۔ اور مسجد نبوی میں اموالِ غنیمت تقسیم کرنے پر ایک انصاری نوجوان نے یہی سوال اٹھایا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مالِ غنیمت قریش سمیٹ رہے ہیں۔ تو خداوند تعالےٰ نے تمام انصار قوم کو خلافت جیسی نعمتِ عظمےٰ سے محروم کر دیا ؛

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سوال کتنا خطرناک ہے ؛

پس اس خطرے کو دُور کرنے کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنایا جائے۔ تا امیر و غریب کا امتیاز مٹا کر ہم اپنے آپ کو اس قسم کے خطرات سے محفوظ رکھ سکیں

پھر اس اصل کی طرف قرآن کریم بھی ہم کو نہایت واضح پیرائے میں متوجہ کرتا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے حضور تم میں سے وہی معزز ہے جو زیادہ متقی ہو۔ یعنی عزت کا دارومدار کثرت مال یا ظاہری وجاہت کو قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس کی تمام تر بنیاد تقوےٰ پر رکھی ہے۔ اور اتقیٰ ایک غریب بھی ہو سکتا ہے۔

پس سادہ زندگی بسر کرنے میں ایک بہت بڑی حکمت یہ ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے ہم غربت و امارت کے ظاہری امتیاز کو مٹانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایک اتقی انسان بن کر اپنے لئے ترقیات کے سامان بہم پہونچا سکتے ہیں ؛

خاکسار چراغ الدین۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library

تزکیۂ نفس

بزرگانِ اسلام کے قیمتی اقوال

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (۱) اپنی اولادوں کو تیرنا سکھاؤ۔ (۲) تیراندازی سکھاؤ (۳) گھوڑے کی سواری سکھاؤ (۴) اور پاکیزہ اشعار سکھاؤ۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ چار خصائل ایسے ہیں۔ جو عمل میں سخت تر ہیں۔ (۱) غصہ میں معاف کرنا (۲) تنگی میں بخشش کرنا۔ (۳) خلوت و تنہائی میں پارسا رہنا۔ (۴) اس شخص سے کلمہ حق کہنا جس سے کسی قسم کا خوف یا امید ہو۔

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں۔ کہ ان کا تھوڑا ہونا بھی بہت ہے۔ (۱) درد (۲) تنگدستی (۳) آگ (۴) دشمنی۔

۴۔ کسی حکیم کا قول ہے۔ کہ چار چیزیں اچھی ہیں۔ مگر چار ان سے بھی زیادہ اچھی ہیں۔ (۱) مرد کا باحیا ہونا بہتر ہے مگر عورت کا باحیا ہونا اس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔ (۲) عدل کا ہر ایک شخص میں پایا جانا اچھا ہے۔ مگر امراء میں عدل کا پایا جانا زیادہ اچھا ہے۔ (۳) بوڑھے کی توبہ اچھی ہے۔ مگر جوان شخص کا گناہوں سے تائب ہونا زیادہ اچھا ہے۔ (۴) اغنیاء کا سخاوت کرنا اچھا ہے۔ مگر غریب اور تنگدست لوگوں کا سخاوت میں حصہ لینا زیادہ بہتر ہے۔

۵۔ چار چیزیں بری ہیں۔ مگر چار ان سے بھی بڑھکر بری ہیں (۱) جوان شخص کا گناہ کرنا برا ہے۔ مگر بوڑھے کا اس سے بھی بدتر (۲) دنیا میں جاہل کا مشغول رہنا برا ہے مگر عالم کا اس سے بھی بدتر (۳) عبادت میں سستی ہر ایک کے لئے بری ہے۔ مگر علماء و طلباء کی سستی بہت بری ہے۔ (۴) امراء کا تکبر کرنا برا ہے۔ مگر فقراء کا اس سے بھی بدتر۔

۶۔ ایمان کی چار علامتیں ہیں (۱) تقویٰ (۲) حیا (۳) شکر (۴) صبر۔

۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا چار چیزیں ظاہر میں فضیلت ہیں مگر باطن میں فرض (۱) صلحاء و اتقیاء سے ملنا اپنے اندر فضیلت رکھتا ہے۔ مگر ان کی اقتدا فرض ہے۔ (۲) قرآن مجید کی تلاوت فضیلت ہے۔ مگر اس پر عمل کرنا فرض۔ (۳) قبور کی زیارت فضیلت ہے۔ مگر قبر کے لئے تیار رہنا فرض (۴) مریض کی عیادت فضیلت ہے۔ مگر اس سے وصیت کرانی فرض۔

۸۔ حاتم اصم کہتے ہیں۔ (۱) جوانی کی قدر نہیں پہچانتے۔ مگر بوڑھے (۲) آرام کی قدر نہیں جانتے مگر دکھ درد والے (۳) تندرستی کی قدر نہیں پہچانتے مگر بیمار (۴) اور زندگی کی قدر نہیں پہچانتے مگر مُردہ۔

۹۔ عبودیت کی چار علامات ہیں (۱) عہدوں کا پورا کرنا (۲) الٰہی حدود کا خیال رکھنا (۳) گمشدہ چیز پر صبر کرنا (۴) اور جو کچھ پاس ہو۔ اس پر راضی رہنا

۱۰۔ حامد اللفاف کہتے ہیں (۱) ہم نے غنا کو مال میں تلاش کیا۔ مگر وہ قناعت میں ملی (۲) ہم نے راحت کو دولتمندی میں ڈھونڈا۔ مگر وہ قلت مال میں حاصل ہوئی۔ (۳) ہم نے لذت کو قسم قسم کی نعمتوں میں تلاش کیا۔ مگر وہ تندرست بدن میں نظر آئی۔ (۴) اور ہم نے رزق کو زمین پر تلاش کیا۔ مگر وہ آسمان سے ملا۔

۱۱۔ ایک بزرگ سے سوال کیا گیا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا (۱) میں اپنے مولےٰ کے ساتھ موافقت پر ہوں۔ (۲) نفس کے ساتھ مخالفت پر (۳) خلق کے ساتھ خیر خواہی پر (۴) اور دنیا کے ساتھ ضرورت پر (یعنی بقدر ضرورت دُنیا میں سے کوئی چیز لیتا ہوں اس سے زیادہ نہیں)

۱۲۔ کہا گیا ہے۔ عبادت ایک پیشہ ہے جس کی دوکان خلوت و تنہائی ہے جس کا رأس المال تقوےٰ ہے۔ اور جس کا نفع جنت ہے۔

۱۳۔ عبدالملک بن مروان کے پاس جب کوئی شخص آتا۔ تو آپ اس سے باتیں شروع کرنے سے پہلے کہتے۔ مجھ سے چار باتیں سُن لو۔ پھر جو جی میں آئے کہنا (۱) مجھ سے جھوٹ نہ بولنا۔ کیونکہ جھوٹے شخص کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ (۲) جو بات میں دریافت نہ کروں۔ اس کا ذکر نہ کرنا (۳) میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا۔ کیونکہ میں اپنے نفس کو خوب جانتا ہوں (۴) مجھے اپنی رعیت کے خلاف غصہ نہ دلانا کیونکہ مجھے نرمی کی زیادہ ضرورت ہے۔

۱۴۔ روایت ہے۔ کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ تو حضرت حسن چشم پُر آب ہو کر آپ کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیٹے! ہمیشہ چار باتیں یاد رکھنا۔ اور چار باتوں سے بچنا۔ یاد رکھنے والی باتیں یہ ہیں (۱) سب سے بڑی غنا عقل ہے۔ (۲) سب سے بڑا فقر حُمق ہے۔ (۳) سب سے بڑی برائی تکبر ہے۔ (۴) سب سے زیادہ اچھی بات حسن خلق ہے۔ اور احمق کذاب۔ بخیل اور فاجر کی صحبت سے بچ۔

۱۵۔ ابو امامہ باہلی کہتے ہیں۔ چار شخصوں پر اللہ تعالےٰ نے لعنت کی اور فرشتوں نے آمین کہی۔ اوّل اس مرد پر جو اولاد ہونے کے خوف سے نکاح نہ کرے۔ دوم اس مرد پر جو عورتوں کی شکل بنائے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے اسے نر پیدا کیا ہے۔ سوم اس عورت پر جو مردوں کی وضع بنائے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے اسے عورت بنایا ہے (۴) اس شخص پر جو اندھے اور مسکین کو راستہ سے بہکائے۔

۱۶۔ حاتم اصم کہتے ہیں۔ جس شخص نے خدا تعالےٰ کی محبت کا دعویٰ کیا اور اس کے محارم سے باز نہ آیا۔ تو اس کا دعوئے محبت جھوٹا ہے۔ اور جس شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوےٰ کیا۔ اور غرباء و فقراء کو اس نے کراہت کی نگاہ سے دیکھا۔ وہ بھی اپنے دعوےٰ میں جھوٹا ہے۔ اور جس شخص نے جنت سے محبت کا دعوےٰ کیا۔ اور صدقہ و خیرات نہ کی وہ بھی اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور جس شخص نے دوزخ سے خوف کا اظہار کیا۔ مگر گناہوں سے باز نہ آیا۔ اس کا اظہارِ خوف بھی محض جھوٹ ہے۔

۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ کچھ دُنیا کے متعلق بھی فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ میں کیا بیان کروں ایسے گھر کے متعلق جس کے شروع میں تکلیف ہے۔ جس کے آخر میں فنا ہے۔ جس کے حلال میں حساب ہے۔ اور جس کے حرام میں عقاب ہے۔

۱۸۔ کہا گیا ہے۔ کہ تم ادب لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ سفر میں ساتھی۔ وحدت میں غمخوار۔ محفل میں جمال اور طلب حاجت کے لئے سبب ہے۔

احمدی پور میں انصار اللہ کا جلسہ

۱۸ اکتوبر رات کو انصار اللہ کا جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد چوہدری نور محمد صاحب آف احمدی پور نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی بعد ازاں چوہدری محمد شریف صاحب نے اسی موضوع پر مدلل تقریر کی۔ پھر مولوی عبد اللہ صاحب نے عملی پہلو پر زور دینے کے متعلق نصیحت کی۔ اس کے بعد مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پُرجوش تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کا اکناف عالم میں پھیل جانا ہی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے تھے۔ پھر جماعت کو نصیحت کی۔ کہ ہر شخص جو سُست ہے چُست ہو جائے بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار عبد المغنی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ احمدی پور)

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

واقعات عالم پر نظر

(۱) پنجاب پولیس اور پنجاب گورنمنٹ

(۲) یہودیوں کے مصائب (۳) احرار و اخیار

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

حال میں جو پنجاب پولیس رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبہ میں جرائم کی زیادتی ہے۔ پنجاب کی حکومت محسوس کرتی ہے۔ کہ جیلوں کے پرندے اس کثرت سے پکڑے جا رہے ہیں کہ موجودہ پنجروں میں گنجائش نہیں۔ ان حالات میں ہر پنجابی کا فرض ہے۔ کہ حکومت اگر نیک نیتی سے اس نقص کو رفع کرنا چاہے تو اس کا ہاتھ بٹائے۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حکومت پنجاب کے ارباب حل و عقد کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ پولیس کے انتظام میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ پولیس اپنے تئیں خادم کی بجائے جابر حکمران سمجھتی ہے۔ قادیان میں ہم نے جو کچھ برداشت کیا۔ اس کی نسبت تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ پولیس نہیں سیاست تھی۔ جس کی ذمہ واری پولیس پر نہیں (یہ لغو سیاست اب تک جاری ہے۔ چنانچہ حال میں ہم نے ایک سفر میں دیکھا۔ کہ خفیہ پولیس کا ایک آدمی اس طرح ہر وقت ہمارے ساتھ تھا۔ جس طرح سیاسی مجرمین کے ساتھ ہوتا ہے) مگر قادیان سے باہر جو کچھ اندھیر ہے وہ کم نہیں ایک سکھ اخبار نے لکھا تھا۔ کہ ۵۰۰ باگی عورتیں ہر سال اکالی بنائی جاتی ہیں یعنی ۵۰۰ مسلمان عورتوں کا ہر سال اغوا کیا جاتا ہے۔ قتل کی وارداتیں اور دیگر جرائم کی کثرت حکومت کو خود تسلیم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ میں لاری کے تصادم اور زخمیوں کی حالت زار اور پولیس کے تساہل کا ذکر فرمایا۔ ایک اور سفر کا واقعہ ہے۔ راستہ ٹوٹا ہوا تھا تین میل پیدل چل کر ہم ٹوٹی سڑک کے ایک سرے سے دوسرے پر پہونچے قلیوں نے لاری میں اسباب رکھ دیا۔ مگر معاً بعد ہمیں اپنی کار کے ساتھ دوسری کار تبدیل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور لاری سے اسباب نکلوانا پڑا۔ قلی اسباب اٹھانے لگا۔ ہم ساتھ تھے۔ غریب نے صرف یہی کہا۔ صاحب ذرا ہٹ جائیں اسباب نکال لینے دیں۔ کہ ایک صاحب نے زور سے اس کے مونہہ پر تھپڑ مارا۔ پھر دوسرا رسید کیا۔ ہم نے کہا صاحب کچھ خوف خدا کریں۔ مگر نشہ میں سرشار دیسی صاحب بہادر نے ایک گالی ہم کو بھی دیدی۔ ہم نے سب انسپکٹر صاحب پولیس کو تلاش کر کے سلام کیا۔ تو حکومت کے نمائندہ صاحب بولے۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں بھی وہاں موجود تھا جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔" کیونکہ مارنے والا پولیس کا آدمی تھا۔ ہم کو مجبوراً خاموش ہو جانا پڑا ایک انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ مظلوم کی مدد کرے۔ اور لنڈن کی شریف پولیس ایسا کرتی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ مگر جب پولیس سیاست کے ماتحت ہو۔ جیسا کہ ہمارے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ تب جرموں میں زیادتی کارگزاری دکھانے کے لئے بھی ہوتی ہے۔ پس پنجاب کی موجودہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ پولیس کو سیاست کے ماتحت نہ ہونے دے۔ اور نہ ہی ماتحت عملہ کی اس قدر رعائت کرے۔ کہ ان کے حوصلے بداخلاقی کی جرأت دلائیں۔ اور جرم کی زیادتی سے سبق حاصل کر کے حالات کی اصلاح کرے۔ اور غلط سیاست کے ماتحت زیادہ مجرم بنانے کی جس کا ہمیں اب تک ذاتی تجربہ ہو رہا ہے۔ غیر انگریز پالیسی چھوڑ دے ؛

(۲)

بنو اسرائیل مغضوب گروہ ہے۔ عذاب الٰہی مختلف رنگوں میں ان کا تعاقب کرتا رہا ہے۔ اس کو بچانے والا مسیح ناصری آیا مگر یہود نے پہچاننے اور ماننے کی کوشش نہ کی۔ نقصان اٹھایا تباہ ہوئے۔ مثیل موسےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے بھائیوں میں سے مبعوث ہوئے۔ ان کے خلاف منصوبہ بازی شروع کر کے سزا پائی۔ ناکامی سے اپنی ذلت پر مہر لگائی۔ سلسلہ عذاب میں یہاں تک وسعت ہوئی۔ کہ پوگرام یہودی قتل عام مسیحی روس اور پولینڈ میں عام ہونے لگا۔ مسیح موعود کا وقت آیا۔ اللہ تعالےٰ نے ظالم روس میں ان کو مساوات دلا دی۔ اس وقت ۳۰ لاکھ یہودی روسی علاقجات میں دوسرے روسیوں کے ساتھ مساوات کے حقوق رکھتے۔ بلکہ حکومت میں ممتاز حیثیت سے رہتے ہیں یہود کو یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی ثروت و فارغ البالی حاصل ہوئی۔ اس وقت ۱۰ لاکھ یہودی علاوہ دیگر مغربی یورپ کے ممالک میں آباد اور ہر طرح خوشحال ہیں مگر جرمنی میں یہود کی تعداد نازی حکومت کی سختیوں کے باعث دس لاکھ میں سے ایک لاکھ کے قریب کم ہو چکی ہے۔ اور پولینڈ کے ۳۰ لاکھ بھی حکومت کی طرف سے سختیوں کا نشانہ ہیں۔ رومانیا میں دس لاکھ کی یہودی آبادی بھی مسیحی ہاتھوں سے مظالم برداشت کر رہی ہے۔ صوبہ بسرسیبیا میں پچاس ہزار بھوکوں مر رہے ہیں۔ ان یہودیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی طرف سے امن دیا جاتا رہا۔ اور ترکی حکومت کی یہودی رعایا ہمیشہ خوش رہی۔ لیکن احسان فراموش قوم نے سوچا تو یہ کہ مسلمان عربوں کو فلسطین سے مسیحی مدد کے ساتھ نکال کر اس پر موجودہ سیاسی طریقوں سے کثرت آبادی بنا کر قبضہ کیا جائے۔ گذشتہ دس سال میں برطانیہ کی غیر مبارک پالیسی کے ماتحت کاغذوں پر ایک لاکھ ۷۷ ہزار اور چوری سے اسی قدر اور یہودی فلسطین میں داخل ہو چکے ہیں۔ فلسطین کے داخلہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دیگر جنوبی امریکہ کے ممالک میں یہودی داخلہ محدود کر دیا ہے ادھر عربوں نے مجبور ہو کر یہود اور یہود نواز حکومت کا مقابلہ شروع کر دیا۔ اس طرح یہودی مصائب میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی البتہ فلسطین کا امن برباد اور عربوں کو پریشانی کا سامنا ہوا ؛

یہود کے ہمدرد مدبرین کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ جنوبی امریکہ میں یہودی نوآبادیوں کا انتظام کریں۔ فلسطین میں داخلہ بند کر دیں۔ اور یہود کے رہنماؤں کا فرض ہے کہ مسیح کی آمد ثانی سے فائدہ اٹھائیں۔ فلسطین میں نوآباد یہود اسلام کا اعلان کر دیں۔ مسلمانوں کے بھائی بن جائیں۔ اور اپنے مصائب کا خاتمہ کر دیں ؛

(۳)

احرار پر انکی شرارتوں سے جو مار جو پھٹکار پڑی۔ اور جو ذلت رسوائی انکے حصہ میں آئی ہے ان پر چند سطور لکھ کر کافی سمجھنا "اخیار" کا کام نہیں۔ ہندوستان بالخصوص پنجاب کے صاحب بصیرت طبقہ کا کام ہے۔ کہ ایسے شریر طائفہ کو جو حکومت کی مہمان نوازی پر زندگی گزارنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس کی حیثیت پر لائے۔ حکومت اگر امن کے دشمنوں قانون سے قائم شدہ گورنمنٹ کے مخالفوں کی رعائت کرتی ہے۔ تو اسکی غلطی ہے اسے متنبہ کرے۔ اور جسطرح بدمعاشوں کو کون مونہہ لگائے کہہ کر شرفا نے ان بے لگام بدنام کنندہ اسلام کو گذشتہ دو تین سال سے شرارت کا موقعہ دیا ہے اب اعادہ نہ ہونے دیں پنجاب کی آبادی خصوصاً مسلمان آبادی بھک سے اڑنے والے مادے کے مشابہ ہے۔ اس مادہ میں چنگاری ڈالنے والوں کو آگ لگانے کا موقعہ دینا کسی شریف آدمی کا کام نہیں۔ جو کل احمدیوں کے مقابلہ میں صف آرا معلوم ہوتے تھے اور جنکے ساتھ ہمارے دوسرے مخالف ملکر کام کرتے اب وہی لیگ پارلیمنٹری بورڈ یا مجلس اتحاد ملت یا انجمن اسلامیہ کے داتا کارکن دیکھیں۔ کہ "طوطے لُد" کا مرید حبیب کیا فرماتے ہیں؟ راولپنڈی کی مسجد کے "روہ" شاہ صاحب امیر شریعت مولانا زمیندار اور انکے صاحبزادہ کو کس زبان سے یاد کرتے ہیں۔ ہم کو مسلمانوں سے احرار کی اس بدزبانی کی جو قادیان میں کی شکایت نہیں۔ اسکی کامل ذمہ واری گورنمنٹ پر ہے۔ مگر انکو چندے دیکر قومی روپیہ ضائع کرنا اور آئندہ انتخابات میں کسی طرح ان

م لوگوں کو مونہہ لگانا بے مہار۔ شتر کو ملت کے کھیت برباد کرنے کے لئے چھوڑنا ہے۔ اس لئے اس زہریلے پودے کو جسکا نام مجلس احرار ہے۔ پنجاب کے اخیار کا کام [illegible] اور اس

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

احمدی مبلغ فلسطین کی رپورٹ

Digitized by Khilafat Library

درس

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب سابق قرآن کریم۔ بعض احادیث اور "تذکرہ" کا درس جاری رہا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی اور عیسائی بھی شامل ہوتے۔ "تذکرہ" کے درس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں پر مفصل بحث کی گئی اور اس طرح احباب جماعت کو بہت سی مفید اور نئی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اثنائے درس میں سامعین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ قرآن کریم کے درس میں مسئلہ نسخ خاص طور پر زیر بحث رہا۔ مصری مسلمان بے دھڑک نسخ فی القرآن پر صاد کرتے ہیں اور اچھی طرح جھنجھوڑنے کے بعد جب انہیں ہوش آتا ہے۔ تو اس خیال کی لغویت معلوم کر کے ششدر رہ جاتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ نوجوان جو نسخ فی القرآن کے قائل بلکہ اس پر مصر تھے میں نے ان سے دریافت کیا کیا آپ بطور مثال دو آیتیں مجھے بتا سکتے ہیں جن میں سے ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہو۔ اس نے بطور نمونہ دو آیتیں پیش کیں۔ میں نے کہا۔ ان دونوں میں آپ کے نزدیک اختلاف پایا جاتا ہے ورنہ نسخ کی کوئی وجہ نہ تھی اور اسی طرح آپ کو تمام ان آیات میں بھی تعارض تسلیم کرنا ہوگا۔ جن کو آپ ناسخ اور منسوخ کی ذیل میں لاتے ہیں۔ جواب ملا، ہاں یہ امر طے شدہ ہے کہ بعض آیات صدر اسلام میں نازل ہوئیں پھر جب حالات بدلے ان کے مطابق کچھ اور آیات نازل ہوگئیں جو پہلی آیات کے لئے ناسخ ٹھہریں اس کے جواب میں میں نے یہ آیت پڑھ دی، لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ پس قرآن کریم کی آیات میں اختلاف تسلیم کر لیا جائے تو کیا اس کا مطلب یہ نہ ہوگا۔ کہ قرآن خدا کا کلام نہیں۔ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور پھر ما ننسخ من آیۃ او ننسھا الآیۃ و دیگر آیات کا مفہوم سمجھنے کی خواہش کی چنانچہ شرح و بسط کے ساتھ سمجھایا گیا۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔

تربیت عامہ

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے واقعات زندگی بیان کئے گئے اور نو مبائعین جو بعض فروعی غلط خیالات لے کر آتے ہیں ان کا ازالہ کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں جماعت میں قوت عمل پیدا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات کا ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ اور الفضل میں چھپنے والے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی احباب کو آگاہ کیا گیا۔ خطبات جمعہ میں عام نصائح اور تربیتی امور کے متعلق جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی دوست روز بروز اپنے حالات کی زیادہ سے زیادہ اصلاح کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔

انفرادی تبلیغ اور ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں احباب جماعت نے انفرادی طور پر بہت سے طالبان حق کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ سید محی الدین الحصنی، سید احمد ذہنی آفندی سید احمد حلمی آفندی، سید محمود ابراہیم بلال سید یحییٰ قدری خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان میں سے بعض دوستوں نے اپنے ہاں دعوت کا انتظام کر کے لوگوں کو مدعو کیا۔ اور اس طرح تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچایا اور بعض اپنے زیر تبلیغ اشخاص کو دار الجماعت میں اپنے ساتھ لائے۔ جہاں ان میں احمدیت و صداقت کی تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ناچیز مساعی کو بار آور فرمائے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے گیارہ ملاقاتیں کیں عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں سے ڈاکٹروں۔ ایڈیٹروں، نامہ نگاروں افسروں اور بعض دیگر ملازمین سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور تمام اختلافی مسائل پر سیر کن بحث ہوئی۔ قاہرہ سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر تلیوب ایک شہر ہے وہاں پر مشائخ سے مناظرہ کی تاریخ مقرر تھی مگر عین وقت پر انہوں نے تبادلہ خیالات سے انکار کر دیا اور اس طرح اگرچہ ہمیں بیک وقت کثیر التعداد لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ نہ مل سکا۔ تاہم انفرادی طور پر لوگوں کو احمدیت و حقیقی اسلام کی تبلیغ کا وقت میسر آگیا۔

تبلیغی لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں بعض معززین کو بغرض مطالعہ سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ ایک ٹریکٹ متعلقہ عصمت انبیاء از روئے بائیبل و قرآن کریم بہ تعداد ایک ہزار طبع کیا گیا۔ چونکہ ماہ ستمبر میں فلسطین پھر فتنہ و فساد اور حوادث و مصائب کی آماجگاہ رہا ہے۔ اس لئے تقسیم لٹریچر کا کام بذریعہ انصار اللہ نہیں ہو سکا۔ البتہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ بعض معززین کو مل کر کچھ لٹریچر دیا گیا۔

البشریٰ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہمارا رسالہ "البشریٰ" ماہ بماہ بقیہ تاریخ شائع ہو رہا ہے۔ اور حسب سابق بذریعہ ڈاک تقریباً تمام ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سال رواں کا نواں نمبر ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ دور دراز غیر ممالک میں بعض احمدی احباب کے واسطہ سے یا بذریعہ مبلغین سلسلہ اس کی ایجنسیاں قائم کر دی جائیں۔ تحریک جدید کے بعض مبلغ صاحبان کی طرف سے اس تجویز پر عمل کرنے پر زور دیا جا رہا ہے

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کبابیر کی دونوں شاخیں یعنی مدرسہ ولاد و مدرسۃ البنات باقاعدہ جاری ہیں۔ سکول کے طلباء کو احمدیہ مسائل وفات مسیح علیہ السلام، امکان نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض فرامین اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و قومی ترانے زبانی یاد کرائے جاتے ہیں۔ نمازوں کے متعلق باقاعدہ نگرانی کا انتظام ہے مدرسہ کی عمارت کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اور حکومت فلسطین سے بھی استمداد جاری ہے۔

ہفتہ واری اجتماعات

ہر ہفتہ باقاعدہ جلسہ ہوتا ہے جس میں عام احباب اور طلباء مدرسہ تقریریں کرتے اور نظمیں پڑھتے ہیں۔ ان اجتماعات میں غیر احمدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ تقریروں کے بعد اعتراضات کا موقعہ بھی دیا جاتا ہے اور اس طرح اختلافی مسائل کے مختلف پہلوؤں پر اچھی خاصی بحث ہو کر اپنوں اور بیگانوں کے لئے احمدیہ خیالات و عقائد واضح تر ہو جاتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ورود مصر

ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جو دوران جنگ میں شاہ حبشہ کی افواج میں طبی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ حبشہ سے واپس عدن ہوتے ہوئے حیفا پہنچے۔ مگر حکومت فلسطین نے ان کو ملک میں داخل نہ ہونے دیا۔ صاحب موصوف کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ ڈاکٹر ہیں۔ اور چونکہ اعراب فلسطین حکومت سے برسرپیکار تھے اس لئے اسے یہ گوارا نہ تھا کہ عربوں کے زخمیوں کو طبی امداد دے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے شام و مصر اور دوسرے علاقوں سے آنے والے ڈاکٹروں اور اطباء کو حدود فلسطین میں داخلہ کی ممانعت کر رکھی ہے۔ عربی اخبارات نے اس غیر منصفانہ حکمت عملی کے خلاف کئی بار احتجاج کیا مگر حکومت کے

ارباب حل و عقد نے عربوں کو طبی امداد سے محروم رکھنا ضروری سمجھا۔ آخر ڈاکٹر صاحب موصوف کو چاروناچار قاہرہ آنا پڑا۔ جہاں اتفاقاً میں بھی موجود تھا۔ چونکہ دارالامان کی اطلاع کے مطابق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۲۷ ستمبر کو شام کے وقت پورٹ سعید پہونچنے والے تھے۔ اس لئے خاکسار اور ڈاکٹر صاحب صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کے لئے بذریعہ گاڑی پورٹ سعید روانہ ہوئے۔ راستہ میں مختلف مشائخ و دیگر لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک صاحب جو عالمانہ لباس زیب تن کئے تھے۔ مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث کرنے لگے۔ میں نے کہا ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ آپ کہنے لگے۔ اس میں تو ان انبیاء کی وفات کا ذکر ہے۔ جو مسیح علیہ السلام سے پہلے تھے میں نے کہا بہت اچھا وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھے۔ واللہ لم اسمع ھذہ الایۃ قبل الیوم۔ بخدا میں نے یہ آیت آج سے پہلے کبھی نہیں سنی ؛

چار بجے کے قریب ہم پورٹ سعید پہنچے جہاز آیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے نیاز حاصل ہوا۔ تقریباً پانچ گھنٹے ملے۔ اور یہ وقت بسرعت گزر گیا۔ اور صاحبزادہ صاحب موصوف کو الوداع کہنا پڑا ؛

خاکسار۔ محمد سلیم مبشر بلاد عربیہ

رسالہ اردو ریویو کے وی۔ پی

بقایا دار خریداران اردو ریویو آف ریلیجنز کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ۵ نومبر کو رسالہ ان کے نام وی۔ پی ہوگا۔ امید ہے وصول فرمالینگے اور انکاری کرکے مزید نقصان دفتر کا نہ ہونے دینگے۔ یہ وہی رسالہ ہے۔ جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارک تھی کہ ہر خریدار کی بھی۔ اس لئے مراجعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کا خریدار ہو اور چندہ سالانہ ادا کرکے اس کے فنڈ کو تقویت دے ۔ (منیجر رسالہ اردو ریویو)

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

ہنگامہ فلسطین میں سب سے زیادہ نقصان عربوں کا ہوا

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین میں ہڑتال کے آغاز یعنی ۱۹ اپریل سے لے کر ۹ اکتوبر تک جبکہ ملک میں امن و امان کے امکانات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جس قدر حادثات رونما ہوئے۔ ان کے متعلق شائع شدہ اعداد و شمار غیر ملکی پریس کے اس بیان کی تغلیط کر رہے ہیں۔ کہ فسادات کی بڑی وجہ عربوں کی ہوس غارتگری تھی۔ جس کا زیادہ تر یہودی شکار ہوئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد یہ تھی۔ برطانوی ۲۹ ہلاک ہوئے اور ۱۴۲ مجروح۔ یہودی ۸۰ ہلاک ہوئے اور ۲۰۰ سے زائد مجروح۔ سب سے زیادہ نقصان عربوں کا ہوا۔ چنانچہ عرب مقتولین کی تعداد ۲۰۰ اور مجروحین کی آٹھ سو سے زائد ہے۔ برطانوی نقصانات کی تعداد میں پولیس کے علاوہ فوج کے وہ لوگ شامل ہیں۔ جو عربوں سے برسرپیکار تھے ؛

اخراجات کا بار اہل فلسطین پر

بیت المقدس۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان کشمکش کے دوران میں برطانوی حکام نے جو مصارف برداشت کئے اور جن کی تعداد کئی لاکھ پونڈ تک پہونچتی ہے۔ وہ فلسطین کے ٹیکس دہندگان کی جیبوں سے ادا ہوں گے۔ اور انہیں ان اخراجات کا بھی متحمل ہونا پڑے گا جو ملک میں قیام امن کے لئے زائد فوج بھیجنے پر عمل میں آئے ؛

یہاں یہ بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ فلسطین پر جو مشرق قریب میں برطانیہ کے لئے ایک بہت بڑے فوجی اور اقتصادی سرمایہ کے مترادف ہے۔ برطانی ٹیکس دہندگان کو صرف ایک سو پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہیں ؛

ایک عرب قائد کی بغاوت

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے انقلاب پسندوں کے قائد فوزی کوک جی نے جو برطانی ارباب اختیار کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر چکا ہے۔ اور برطانوی افواج سے گوریلا جنگ لڑ رہا ہے۔ اعلان کیا ہے کہ جو شخص برطانوی کمانڈر لفٹننٹ جنرل ڈِل کو قتل کرے گا۔ اسے تین سو پونڈ انعام دیا جائے گا۔

اسی اثنا میں جنرل ڈِل بھی باغیوں کو نابلس کے گرد و نواح میں محصور کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اور دہشت انگیزی کو پنجۂ آہنی سے دبانے کی سعی کر رہا ہے ؛

انگلستان اور مصر کا معاہدہ

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصطفےٰ النحاس پاشا کی قاہرہ میں مراجعت پر قومیت پسند اخبارات میں انگلستان اور مصر کے مابین معاہدہ کی توثیق پر نہایت گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ اور بہت سے حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ ممکن ہے معاہدہ کی توثیق عمل میں نہ آئے بہت سے قومیت پرست لیڈروں نے جن میں وفد پارٹی کے مؤیدین بھی شامل ہیں محسوس کر لیا ہے۔ کہ دفاع ملکی کے اخراجات آئندہ خزانہ پر ایک بہت بڑا بار ثابت ہوں گے۔ جس کے نتیجہ میں دیگر اخراجات میں تخفیف اور ٹیکس میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ انتہا پسند لوگوں کا طبقہ اس بات پر تلا ہوا ہے۔ کہ جب تک مصر کی سرزمین پر ایک برطانوی سپاہی بھی موجود ہے۔ اس وقت تک کوئی گفت و شنید نہیں کی جا سکتی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری پارلیمان میں وفد پارٹی کے مخالفین نے مصری عوام کے خیالات کی اس مناقشت سے فائدہ اٹھانے اور اس طرح پارٹی کو زک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے ؛

بیان کیا جاتا ہے کہ ماہ نومبر میں معاہدہ کی توثیق کا سوال برطانی اور مصری پارلیمنٹ میں ایک ہی وقت میں زیر بحث لایا جائے گا ؛

مصری تجارت کے اعداد

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) سرکاری طور پر شائع شدہ تجارتی کوائف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگست میں تجارت درآمد کی کل قیمت اگست ۱۹۳۵ء کی قیمت ۲۷۹۱۷۰۴ مصری پونڈ کے مقابلہ میں ۲۳۴۶۶۱۲ مصری پونڈ تھی۔ اور تجارت برآمد کی کل قیمت ۱۲۱۲۶۷۰ مصری پونڈ کے مقابلہ میں ۱۰۲۹۷۱۴ مصری پونڈ تھی۔ تجارت برآمد میں روئی کی قیمت بمقابلہ ۸۷۷۵۰۱ مصری پونڈ اس ماہ میں ۷۳۱۴۵۵ مصری پونڈ تھی ؛

مصری وفد ہندوستان کو

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) الازہر یونیورسٹی مصر کے اہل علم اصحاب کا وفد جو عنقریب ہندوستان آئے گا۔ شیخ عبدالوہاب نجار شیخ ابراہیم جبیلی اور شیخ محمد ادوی پر مشتمل ہے۔ انکے ہندوستان آنیکا بڑا مقصد ڈاکٹر اقبال اور اس کے پیروؤں کو دعوت اسلام دینا ہے

Digitized by Khilafat Library

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا انسان کو ہر دلعزیز بناتا ہے

انارکلی لاہور